بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتنوں

سے محفوظ رہنے کے اصول وضوابط

ترتیب

دکتور عبدالرّزاق

بن عبدالمحسن البدر

(پروفیسر جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ)

مترجم

حافظ عبدالتواب محمدی

(فاضل جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں)

نظرثانی

دکتور طارق صفی الرحمٰن مبارکپوری

(نائب مفتی جامعہ محمدیہ منصورہ، مالیگاؤں)

زیر اہتمام: جمعیت اہل حدیث، کلیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ خوش نصیب ہے وہ شخص جسے فتنوں سے بچا لیا گیا۔“ (ابوداؤد: 4263، علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ”صحیح سنن ابی داؤد: 3585“ میں صحیح قرار دیا ہے۔)

بہت سارے خود دار اور نصیحت کرنے والے جو اپنے لئے خیر و سعادت اور امت اسلامیہ کے لئے رفعت و سربلندی کے خیر خواہ ہیں وہ سوال کرتے ہیں کہ: ”یہ خوش نصیبی کیسے نصیب ہوگی؟ اس عظیم مقصد میں کامیابی کیسے ملے گی؟ فتنوں سے کیسے بچا جائے؟ اور ایک مسلمان فتنوں کے نقصانات، خطرات و شر سے کیسے دور رہے؟“

ایسا اس وجہ سے ہے کہ ہر خیر خواہ اور خود دار مسلمان اپنے اور اپنی امت کے لئے نقصان پسند نہیں کرتا۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان: ”دین سراسر خیر خواہی کا نام ہے۔“ ہم (صحابہ کرام) نے پوچھا: کس کے لئے؟ آپ نے فرمایا: ”اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کے لئے۔“ (رواہ مسلم: 55 من حدیث تمیم الداری رضی اللہ عنہ) پر عمل کرتے ہوئے اس کے دل میں اپنے لئے اور اللہ کے مومن بندوں کے لئے نصیحت کا جذبہ رکھتا ہے اور اپنے اور دوسروں کے لئے خیر خواہی کا تقاضہ یہ ہے کہ بندہ فتنوں سے بچا رہے اور ان سے دور رہنے، نجات پانے اور اس میں واقع نہ ہونے کی پوری کوشش کرے۔ فتنے چاہے وہ ظاہر ہوں یا مخفی ان کے بارے میں اللہ سے پناہ طلب کرے۔

اس مقام پر میں چند اہم نقاط اور عظیم و پختہ اصول وضوابط پر تنبیہ کرنا چاہتا ہوں، جن کا پاس ولحاظ کرنے اور پابندی کرنے سے ایک مسلمان فتنوں سے محفوظ رہے گا (ان شاء اللہ)۔ یہ عظیم اصول وضوابط کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ماخوذ ہیں:

(۱) فتنوں کے شر اور اس کے نقصان سے بچنے اور ان سے دور رہنے کے لئے

سب سے اہم اصول: اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے اور اسے تنہائی و مجلس میں اور ظاہر و باطن میں لازم پکڑنا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ

مَخْرَجًاۙ۝ وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ﴾ ترجمہ: ”جو کوئی اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لیے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کردے گا۔ اور اسے ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اُس کا گمان بھی نہ جاتا ہو۔“ (سورہ طلاق:2-3) یعنی دنیا و آخرت کے ہر فتنے و مصیبت اور شر سے بچنے کی سبیل پیدا کردے گا۔ اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا﴾ ترجمہ: ”جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ اس کے معاملہ میں سہولت پیدا کردیتا ہے۔“ (سورہ طلاق: 4) بہتر انجام ہمیشہ متقیوں کا ہی ہوتا ہے۔

تابعین کے زمانے میں جب فتنہ واقع ہوا تو کچھ ناصحین حضرت طلق بن حبیب رحمہ اللہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: فتنہ واقع ہو چکا ہے اب ہم اس سے کیسے بچیں؟ تو انھوں نے کہا: تقویٰ کے ذریعہ اس سے اپنا بچاؤ کرو۔ انھوں نے کہا: برائے مہربانی تقویٰ کی تھوڑی وضاحت کردیجئے؟ انھوں نے کہا: **”اللہ کا تقویٰ یہ ہے کہ: اللہ کی رحمت کی چاہ میں اس کی شریعت کی روشنی میں اس کی اطاعت انجام دینا اور اس کی سزا کے خوف سے اس کی شریعت کی روشنی میں معصیت کو ترک کرنا۔“**

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کا تقویٰ کوئی جملہ نہیں جو زبان سے ادا کیا جائے یا کوئی دعویٰ نہیں ہے جسے کیا جائے۔ اللہ کا تقویٰ اس کی اطاعت اور اس کے پسندیدہ اعمال کے ذریعہ اس کا تقرب حاصل کرنے پر نفس کو نصیحت کرنا اور محنت و کوشش کرنا۔ خاص طور پر فرائض و واجبات کو انجام دینا اور گناہ و منکرات سے دور رہنا ہے۔ جس نے بھی ایسا کیا تو اس کا انجام اور خاتمہ (اللہ کی توفیق سے) بہت بہتر ہوگا۔

(۲) **فتنوں سے بچنے کے لئے ایک اہم ضابطہ یہ بھی ہے کہ:** کتاب وسنت کو لازم پکڑا جائے اور اسے مضبوطی سے تھاما جائے، اس لئے کہ کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنا ہی دنیا و آخرت میں عزت، نجات اور کامیابی کا راستہ ہے۔ امام دارِ ہجرت حضرت مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”سنت حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ہے، جو بھی اس میں سوار ہوگا وہ نجات پائے گا اور جو اسے ترک کرے گا وہ ڈوب کر ہلاک ہوجائے گا۔“ جو شخص سنت کو اپنے نفس پر نافذ کرے گا تو وہ حکمت کی باتیں کرے گا،

فتنوں سے محفوظ رہے گا اور دنیا و آخرت کی بھلائی اسے حاصل ہوگی۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت سارے اختلافات دیکھے گا، پس تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رہنا اور اسے داڑھ کے دانتوں سے دبائے رکھنا۔ خبردار! نئے نئے کام ایجاد کرنے سے بچنا اس لئے کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“ (رواہ ابوداؤد: 4607، ترمذی: 2676، ابن ماجہ: 42، علامہ البانی رحمہ اللہ نے ”صحیح سنن ابی داؤد: 3851“ میں اسے ”صحیح“ قرار دیا ہے۔)

پس اختلاف کے وقت نجات اور فتنوں سے سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ سنت رسول ﷺ کو مضبوطی سے تھاما جائے اور بدعات وخواہشات سے دوری اختیار کی جائے۔ بندے کو اپنی حرکات وسکنات، اٹھنے بیٹھنے اور تمام کاموں کے کرنے یا نہ کرنے کے لئے سنت کو اپنے نفس پر حاکم بنالے۔ جس کا عمل اس طرح کا ہوگا وہ اللہ کی توفیق سے ہر شر وبلا اور فتنے سے محفوظ ومامون رہے گا۔ البتہ اگر کسی نے اپنے نفس کی لگام ڈھیلی کرکے اسے اپنی خواہشات کے سپرد کردیا وہ اپنے اور اللہ کے دوسرے بندوں کے لئے شر پیدا کرے گا۔

(۳) **فتنوں سے بچنے کے لئے ایک اہم ضابطہ یہ بھی ہے کہ:** نرمی و بُردباری اختیار کی جائے، جلدبازی نہ کی جائے، انجام پر غور کیا جائے۔ اس لئے کہ جلدبازی کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا اور بُردباری میں خیر و برکت ہے۔ جو اپنے امور وتصرفات میں جلد باز اور بے صبرا ہوتا ہے تو وہ خود کو لغزش اور انحراف وحماقت سے محفوظ نہیں کرپاتا۔ البتہ جو نرم مزاج، غور وفکر کرنے والا اور جلدبازی، بے صبری اور غصہ سے دور رہتا ہے اور انجام کار پر غور وفکر کرتا ہے اللہ کی توفیق سے بہتر نتیجے کو پہنچتا ہے جس سے اسے دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل ہوگی۔

جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”بہت سارے مشتبہ امور پیش آئیں گے پس تم پر دوراندیشی لازم ہے۔ اس لئے کہ شر کی

سربراہی کرنے سے بہتر ہے کہ تم خیر میں تابع دار رہو۔" جو شخص معاملات کو سمجھنے میں جلد بازی کرتا ہے اور بُردباری ودوراندیشی سے کام نہیں لیتا تو خود کے لئے اور دوسروں کے لئے شر وبرائی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اپنے ساتھ دوسروں کے گناہوں کا بھی بوجھ لادلیتا ہے اور اس کا انجام بڑا بھیانک ہوتا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بعض لوگ خیر کی چابی اور برائی کے تالے ہوتے ہیں۔ اور بعض لوگ برائی کی چابی اور خیر کے تالے ہوتے ہیں۔ پس اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جس کے ہاتھ میں اللہ نے خیر کی کنجیاں رکھ دی ہیں اور اس شخص کے لئے ہلاکت ہو جس کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے برائی کی کنجیاں رکھ دی ہیں۔" (رواہ ابن ماجہ: 237، علامہ البانی رحمہ اللہ نے "صحیح سنن ابن ماجہ: 194" میں اسے "حسن" قرار دیا ہے۔)

پس عقل مند، چوکنا، اپنے انجام کار پر نگاہ رکھنے والا، بُردبار، نرم مزاج اور دور اندیش ہوتا ہے، وہ جلد بازی، بے صبری اور غصہ کا مظاہرہ کرنے سے دور رہتا ہے اس لئے کہ جلد بازی، بے صبری اور غصہ بندے کو خطرناک انجام، المناک نقصان اور برے نتائج سے دوچار کرتے ہیں۔

(۴) **فتنوں سے بچنے کے لئے ایک اہم ضابطہ یہ بھی ہے کہ:** مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑا جائے اور اختلاف وگروہ بندی سے اجتناب کیا جائے۔ اس لئے کہ فرقہ بندی شر ہے اور جماعت رحمت ہے۔ جماعت کی وجہ سے ہی مسلمانوں کو شیرازہ بندی کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، باہمی رابطے مضبوط ہوتے ہیں، ان کی ہیبت میں اضافہ ہوتا ہے، اتحاد مضبوط ہوتا ہے اور آپس میں نیکی وتقویٰ دنیا وآخرت میں سعادت کا باعث بننے والے اعمال پر تعاون حاصل ہوتا ہے۔ اور اختلاف سے ان میں کثرت سے شر اور مختلف نقصانات اور ایسی مصیبتیں پیدا ہوتی ہیں جن کا انجام بہتر نہیں ہوتا۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کئی ایک حدیثوں میں جماعت کو لازم پکڑنے اور فرقہ بندی سے بچنے کی وصیت آئی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: "جماعت رحمت ہے اور فرقہ بندی عذاب

ہے۔" (رواہ احمد 4/ 278 من حدیث النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما، علامہ البانی رحمہ اللہ نے "صحیح الجامع" 3109 میں اسے "حسن" قرار دیا ہے۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے: "تم پر جماعت کو لازم پکڑنا اور فرقہ بندی سے دور رہنا لازم ہے۔" (رواہ الترمذی: 2165 من حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، علامہ البانی رحمہ اللہ نے "صحیح الترمذی" 1758 میں اسے "صحیح" قرار دیا ہے۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے: "اللہ کی مدد جماعت پر ہے۔" (رواہ ابن ابی عاصم فی "السنۃ" (81) من حدیث اسامۃ بن شریک رضی اللہ عنہ، علامہ البانی رحمہ اللہ نے "ظلال الجنۃ" (1/ 40) میں اسے "صحیح" قرار دیا ہے۔)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے: "اختلاف نہ کرو، اس لئے کہ تم سے پہلے کے لوگوں نے اختلاف کیا تو ہلاک ہو گئے۔" (رواہ البخاری: 2410 من حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

(۵) فتنوں سے بچنے اور ان کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے ایک ضابطہ جس کا پاس ولحاظ کرنا لازمی ہے یہ ہے کہ: پختہ علم رکھنے والے علماء اور محققین سے علم حاصل کرنا اور کم علم طلب علم کے ابتدائی مرحلہ میں مشغول اصاغر سے علم نہ لینا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: "برکت تمھارے اکابرین کے ساتھ ہے۔" (رواہ ابن حبان: 559 من حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما، علامہ البانی رحمہ اللہ نے "الصحیحۃ" (1778) میں اسے "صحیح" قرار دیا ہے۔)

پس برکت ان اکابر علماء کے ساتھ ہے جو میدان علم میں پختہ ہیں، جنھوں نے علم میں ایک لمبی مدت طے کی ہے یہاں تک کہ اللہ نے جو علم وحکمت، بُردباری اور معاملات میں دور اندیشی انھیں عطا کی ہے اس بارے میں امت میں ان کا مقام تسلیم شدہ ہو گیا ہو، پس انھی علماء سے علم حاصل کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے: ﴿وَإِذَا جَآءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِۦ ۖ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰٓ أُولِى الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنۢبِطُونَهُۥ مِنْهُمْ ۗ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُۥ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَٰنَ إِلَّا قَلِيلًا﴾ ترجمہ: "یہ لوگ جہاں کوئی اطمینان بخش یا خوفناک خبر

سن پاتے ہیں اُسے لے کر پھیلا دیتے ہیں، حالانکہ اگر یہ اُسے رسول اور اپنی جماعت کے ذمہ دار اصحاب تک پہنچائیں تو وہ ایسے لوگوں کے علم میں آجائے جوان کے درمیان اس بات کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ اس سے صحیح نتیجہ اخذ کرسکیں۔تم لوگوں پراللہ کی مہربانی اور رحمت نہ ہوتی تو (تمہاری کمزوریاں ایسی تھی کہ) معدودے چند کے سواتم سب شیطان کے پیچھے لگ گئے ہوتے۔" (سورہ نساء:83) جومسلمان ان کی جانب رجوع کرے گافتنوں سے محفوظ رہے گااوراس کاانجام بہتر ہوگا۔

(٦) **فتنوں سے بچنے کے لئے ایک اہم ضابطہ یہ بھی ہے کہ**: اللہ سے مضبوط تعلق رکھا جائے اوراس سے دعا کی جائے، اس لئے کہ دعادنیاوآخرت کی کامیابیوں کی چابی ہے۔خاص طور پراللہ تبارک وتعالیٰ سے یہ دعا کرنا کہ وہ مسلمانوں کوظاہری و باطنی فتنوں سے محفوظ رکھے۔اللہ سے گمراہ کن فتنوں سے پناہ مانگی جائے۔اس لئے کہ جواللہ سے پناہ کا طالب ہوتا ہے وہ اسے ضرور پناہ دیتا ہے۔جوسوال کرتا ہے اس کوعطا کرتا ہے۔اللہ رب العزت کسی مانگنے والے ہاتھ کوخالی نہیں لوٹاتا اور جواسے پکارے اسے رد نہیں کرتا۔اللہ فرماتا ہے: ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ ترجمہ:"اوراے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں، تو انہیں بتا دو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔پکارنے والا جب مجھ پکارتا ہے، میں اس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں۔لہذا انہیں چاہیے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں۔(یہ بات تم انہیں سنا دو) شاید کہ وہ راہِ راست پالیں۔" (سورہ بقرہ:186)

ہم اللہ سے اس کے اسمائے حسنیٰ اور بلند پایہ صفات کے وسیلے سے دعا گو ہیں کہ وہ مسلمانوں کوظاہری وباطنی فتنوں سے محفوظ رکھے،مسلمانوں کے امن وایمان کی حفاظت کرے، ہرطرح کے شرور سے ان کو بچائے، ان کے انجام کو بہتر کردے، انھیں لائق تعریف مقام اورخوشگوارانجام سے سرفراز کرے۔

انہ سبحانہ سمیع الدعاء وھو أھل الرجاء وھو حسبنا و نعم الوکیل